کیا ہم انہیں باری باری "فکر و نظر" کی زینت بناتے رہیں گے۔ اسلام میں تحقیق و جستجو کے موضوع پر ان کے افکار فکر انگیز بھی ہیں اور فکر افروز بھی اور یہ افکار اوراق کی صورت میں محفوظ ہو جائیں تو بہتر ہے۔

جہیز بل کا خیر مقدم

ہمارے معاشرتی مسائل میں جہیز کی ادائیگی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس کا براہ راست اثر بالخصوص متوسط اور غریب والدین پر پڑ رہا ہے۔ جو "جہیز" کے نام پر بے جا فرمائش پوری کرنے سے قاصر ہیں۔ یا اپنی محدود آمدنی اور محدود ذرائع کی بدولت "زیادہ جہیز دینے کی دوڑ" میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اور اس طرح قوم کی ہزاروں ہونہار بچیاں مطلوبہ جہیز ساتھ نہ لے جانے کی پاداش میں اچھے رشتوں سے محروم رہتی ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد جہیز کے اس معاشرتی پہلو کو جو ایک "مسئلہ" بن گیا تھا، شدت سے محسوس کیا جاتا رہا۔ اس مسئلے سے جو المناک واقعات جنم لیتے رہے کبھی کبھی ان کی جھلکیاں بھی ملکی اخبارات میں قوم کے سامنے آتی رہیں۔ لیکن عمل قدم بالکل نہ اٹھایا گیا۔ عوامی حکومت نے معاشرتی و معاشی اصلاحات کے ذریعے جو اقدام کئے ہیں ان کے پیش نظر یہ سماجی مسئلہ بھی زیر غور آیا۔ اس اہم سماجی مسئلہ کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانے میں جناب مولانا کوثر نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور، اقلیتی امور و بیرون ملک پاکستانی امور نے اہم اور بنیادی کردار ادا فرمایا۔ آپ نے اگست ۱۹۷۵ء میں وفاقی کابینہ کی میٹنگ میں اپنی تجاویز اس اہم مسئلہ کے لیے پیش کیں۔ ان تجاویز کو سراہتے ہوئے کابینہ نے اسے قانونی شکل دینے کی منظوری دے دی۔

چنانچہ ۱۲ر نومبر ۱۹۷۵ء کو وزیر موصوف نے "جہیز اور شادی کے تحائف (پابندی) ایکٹ ۱۹۷۵ء کے نام سے ایک جامع بل قومی اسمبلی میں پیش کیا۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر ایک اسٹینڈنگ کمیٹی قائم کی گئی۔ جس نے ایک سوالنامہ جاری کیا اور مختلف حلقوں اور تنظیموں نے اپنی آراء اس کمیٹی کو ارسال کیں۔ قومی اسمبلی کے باقاعدہ اجلاس منعقدہ ۴ر مئی ۱۹۷۶ء میں یہ بل زیر بحث آیا۔ قومی اسمبلی کے ہر سیاسی فکر کے ممبران نے اس بل کی افادیت کو سراہا اور مفید تجاویز بھی پیش کیں۔ اس بل میں ممبران اسمبلی نے جس توجہ اور ذاتی دلچسپی کا اظہار کیا اس سے جہیز کے مسئلہ کی نوعیت و اہمیت اور واضح ہوتی ہے۔ سترہ مئی کو یہ بل سینٹ میں پیش ہوا۔ اٹھارہ اور ۱۹ر مئی کو اس پر خوب بحث ہوئی اور بالآخر یہ بل متفقہ رائے سے پاس ہو گیا۔

جہیز بل کی منظوری ایک خوش آئند اقدام ہے اس میں جہیز کی صورت گری اسلامی تقاضوں کے مطابق کی گئی ہے اور تی زمانہ جہیز کی جو صورت محض نمائشی اور غیر اسلامی ہے اسے ختم کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ بہت جلد یہ قانون عملاً نافذ ہو جائے گا۔

سید ابو بکر غزنوی ؒ

سید ابو بکر غزنوی ؒ اس دار فانی سے رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم اس سرکاری وفد کے ہمراہ لندن میں منعقدہ جشنِ اسلامی میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے جس کی سربراہی وفاقی وزیر مذہبی و اقلیتی امور وامور بیرون ملک پاکستانی نے کی تھی، ۲۴ اور ۲۵ اپریل کی درمیانی شب ٹریفک کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ ویسٹ منسٹر ہسپتال لندن میں انھیں بروقت طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ جناب مولانا کوثر نیازی خود بنفس نفیس کئی بار اُن کی تیمار داری کے لیے ہسپتال تشریف لے جاتے رہے اور آپ نے پاکستانی سفارت خانے کو ہدایت کی کہ ان کی دیکھ بھال میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ مگر قدرت کی طرف سے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ والا فیصلہ صادر ہو چکا تھا۔ سید ابو بکر غزنوی ۲۵ اپریل کو چار بجے شام زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

سید ابو بکر غزنوی ؒ کی اچانک رحلت پر ہر صاحب دل پاکستانی کو صدمہ پہنچا ہے اس قحط الرجال کے دور میں مرحوم علم و دانش، تقویٰ و طہارت، ذکر و فکر اور فہم و فراست میں اپنے آباؤ اجداد کی روایات کے حامل اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے نمایاں مقام رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو گوناگوں خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ مرحوم نامور اہلِ علم، اسلامی یونیورسٹی بہاول پور کے وائس چانسلر اور خاندانِ غزنویہ کے چشم و چراغ تھے۔ اُن کی وفات حسرت آیات سے بلاشبہ ملت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے اور ملک کے علمی و دینی حلقوں میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے، اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ ہم اس موقع پر مرحوم کے رفع درجات کے لیے دعا گو اور ان کے پسماندگان کے رنج و محن میں برابر کے شریک ہیں ؎